اداریہ:

قارئین کرام

تاریخ ادب اردو کا تازہ شمارہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ ہماری حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کی اس عالمی ادبی و تحقیقی سہ ماہی رسالہ کی معارکو مزید بہتر کیا جائے۔اس میں قارئین کی تاثرات اورفیڈ بیک ہماری کوشش کومہمیز کرنے کا کام کرتے ہیں۔اس لئے آپ سے گزارش ہے کے اپنی رائے خطوط،ای میل،واٹس ایپ وغیرہ مواصلاتی ذرائع سے ارسال کرتے رہیں۔

زیر نظر شمارہ ناول،شاعری،تنقید،تصور تعلیم،آزادیٔ نسواں،مدرسہ تعلیم اوراردو زبان وغیرہ موضوعات پر مشتمل ہے جو قارئین کے لیے اس شمارہ کو خاص بناتا ہے۔

اردو اب اقوام متحدہ کی سرکاری زبان بن گئی ہے۔تاریخ میں پہلی بار اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کا اردو زبان میں پیغام جاری کیا گیا ہے،یہ ایک خوش آئند خبر ہے۔اس طرح اردو اب ایک عالمی زبان بن گئی ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کی جانب سے انگریزی،عربی،چینی،فرانسیسی،روسی اور جاپانی کو ہی اقوام متحدہ میں سرکاری زبان کا رتبہ حاصل تھا۔

اقوام متحدہ میں انہیں زبانوں میں مختلف کارروائیاں اور پیغامات جاری کیے جاتے رہے ہیں۔لیکن اب تک کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے سکریٹری جنرل کا اینٹونیو گوٹرس اردو ترجمہ کے ساتھ بھی نشر کیا گیا ہے۔غور طلب ہے کہ تقریبا پوری دنیا میں بولی جاتی ہے برصغیر کا اردو داں طبقہ بڑی تعداد کے ساتھ دنیا میں مقیم ہے۔

امریکہ،برطانیہ،فرانس،جرمنی،کے کئی اہم شہروں سے لیکر عرب مما لک میں بھی اردو کی پڑھائی ہوتی ہے۔کناڈا،نیویورک،لنڈن،جرمنی سے باضابطہ اردو کے اخبار اور میگزین بھی نکلتے ہیں۔اقوام متحدہ کے ذریعے اردو زبان کو سرکاری زبان کے طور پر استعمال کئے جانے کا فیصلہ اس

زبان کی مقبولیت اور اہمیت کا نتیجہ ہے۔

برصغیر بالخصوص ہندو پاک، بنگلا دیش کے کئی اہم لیڈروں نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انٹونیو گوٹرس کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ اس عمل سے اس زبان کی فروغ میں تیزی آئے گی اور اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوگا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تعلیمی نظام کسی بھی ملک وقوم کی ترقی میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتا ہے، جس ملک کا تعلیمی نظام جتنا مضبوط وتوانا ہوگا وہ ملک اتنا ہی ترقی کی منازل طے کرے گا۔ تعلیمی نظام میں وقتاً فوقتاً تبدیلی بھی تعلیمی نظام کی بہتری کی ایک دلیل ہے ماہرین کے مطابق دس پندرہ برس میں تعلیمی نظام میں تبدیلی ہونا چاہئے۔ ہمارے ملک میں اب تک تین تعلیمی پالیسی آچکی ہیں۔ نئی تعلیمی پالیسی 34 سال کے بعد آئی ہے۔ اس مرتبہ نئی تعلیمی پالیسی کا ہدف یہ ہے کہ 2030 تک بڑے پیمانے پر حق تعلیم اور تعلیمی سرگرمیوں کا فروغ ہوجائے اور ملک میں خواندگی کی شرح صد فیصد ہوجائے اس کے لئے حکومت کی جانب سے کئی اہم اقدام کئے جارہے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی ایک ایسے ہندوستان مرکوز نظام تعلیم کا تصور رکھتی ہے جو سب کو اعلیٰ معیاری تعلیم فراہم کر کے ہمارے ملک کو پائیداری کے ساتھ مساوی اور علم دوست سماج کی شکل دینے میں براہ راست معاون ثابت ہو۔

تعلیم نام ہے شعور وذہنی افزائش جسمانی اور اخلاقی تربیت کا۔ اس لئے ذہنی صلاحیتوں کو ابھارنے اور کردار کی صحیح نشوونما کرنے کے لئے ملک کا نظام تعلیم ہی بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ تعلیم کے ذریعہ کسی بھی انسان میں وہ صلاحیت پیدا کی جاسکتی ہے جو نہ صرف اسے ایک اچھا انسان بنا سکے بلکہ وہ ملک وقوم کے لئے بھی لائق فرد بن سکے ایک فرد کی تربیت نہ صرف ایک فرد کی تربیت ہوتی ہے بلکہ پورے ملک پوری قوم کی تربیت ہوتی ہے۔ ملک وقوم کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا تعلیمی نظام بہتر ہو۔

نئی تعلیمی نظام کے مطابق اسکولی تعلیم میں دسویں اور بارہویں بورڈ کی اہمیت کم ہوگی۔ اب اس کی جگہ 4+3+3+5 کی بات کی جارہی ہے۔ جس کا مطلب ہے تین سال ابتدائی

اسکول کے اور کلاس پہلی اور دوسری اس کے بعد کے 3 کا مطلب ہے کلاس تیسری، چوتھی اور پانچویں اس کے بعد کے تین کا مطلب چھٹی ساتویں اور آٹھویں جماعت۔ اس پالیسی میں ابتدائی برسوں کی اہمیت پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ درجہ 5-1 میں ابتدائی زبان اور ریاضی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

پانچویں جماعت تک کی تعلیم مادری زبان یا علاقائی زبان میں ہوگی۔ جب کہ انگریزی ایک مضمون کے طور پر پڑھائی جائے گی اور تین زبانوں کا فارمولا بھی پہلے کی طرح جاری رہے گا لیکن کوئی بھی زبان زبردستی نہیں دی جائے گی۔ انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کے نفاذ کے لئے کوششیں کی جائیں گی اور کلاس چھ سے کوڈنگ لازمی ہوگی۔ اب اسکولوں میں آرٹس سائنس اور کامرس جیسے موضوعات پر کوئی اضافی محنت یا ترغیب کا سسٹم نہیں ہوگا طلباء اپنی مرضی کے مطابق موضوعات پڑھنے میں آزاد ہوں گے۔ اسکول میں پانچویں تک کی تعلیم کی ہدایت کار زبان صرف مقامی اور مادری زبان ہوگی۔ انگریزی کو اہمیت حاصل نہیں ہوگی۔ ہندوستانی زبانوں کو اہمیت حاصل ہوگی۔ انڈر گریجوایٹ پروگرام تین سے چار سال میں ہوگا۔ اس پالیسی کے تحت اگر کوئی بچہ اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کر پانے سے قاصر ہے یا تین سال کا پورا کورس نہیں کر پاتا ہے تو بھی اس کا نقصان نہیں ہوگا، اسے سرٹیفیکیٹ ڈپلوما حاصل ہو جائے گا جس کا استعمال وہ روزگار کے لئے کر سکتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت اردو سمیت سبھی زبانوں کے فروغ پر غور کیا جائے گا اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لے اکادمیاں قائم کی جائیں گی۔

پہلے کالج سے تین سال کی ڈگری لینے کے بعد دو سال ایم اے اور پھر دو سال کا ایم فل اس کے بعد پانچ سال کی پی ایچ ڈی کرنے کے بعد ریسرچ کی ڈگری حاصل ہوتی تھی لیکن اب ایم فل نہیں ہوگا بلکہ ایم اے کے بعد پی ایچ ڈی میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ پالیسی میں ایسے نصاب اور تدریسی طریقہ کار پر زور دیا گیا ہے جس کے تحت نصاب کے بوجھ کو کم کرتے ہوئے نوجوانوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ جمہوریت میں ایک سرگرم شہری کے طور پر اور کسی بھی شعبہ میں ایک کامیاب پیشہ ور شہری کے طور پر خدمات انجام دے سکیں اس تعلیمی پالیسی کے اور بھی کئی مثبت پہلو ہیں۔ جیسے ٹیچر ٹریننگ اسکولوں، لڑکیوں کی تعلیم کے لئے فنڈ میں اضافے اور

یونیورٹیز کے کورسز کے سلیکشن میں اپنی دلچسپی پر زور دیا گیا ہے۔اعلیٰ تعلیم میں میڈیکل اور قانونی تعلیم کے علاوہ تمام اعلیٰ تعلیم کے لئے ہائر ایجوکیشن آف انڈیا (HECI) ایک واحد ادارے کے طور پر تشکیل دیا جائے گا۔اب منظوری/ الحاق کا سسٹم ختم ہوجائے گا جیسے ابھی کالجز اور دیگر تعلیمی اداروں کو بڑی یونیورسٹیز سے منظوری حاصل ہوجاتی ہے آگے چل کر وہ ختم ہوجائے گی۔اب کالج سمیت دیگر تعلیمی اداروں کو خود مختار بنایا جائے گا۔ڈگری کالجز کو بتدریج خود مختاری دی جائے گی۔

امید ہے کہ یہ پالیسی زبان خصوصاً اردو زبان کے فروغ میں معاون ثابت ہوگی۔اس سے ملک کے تعلیمی نظام میں خوشگوار تبدیلی رونما ہوگی اور اس نئی تعلیمی پالیسی کے پوری طرح نفاذ کے بعد ملک کا تعلیمی مستقبل نہایت روشن و تابناک ہوگا۔

☆☆☆